بسمہ سبحانہ

تعارف

علامہ ابو جعفر محمد ابن جریر طبری ۸۳۹ء مطابق ۲۲۴ھ میں صوبہ طبرستان کے مقام آمل میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۹۲۲ء مطابق ۳۱۰ھ میں وفات پائی انکی کتاب تاریخ "تاریخ الامم والملوک جو تاریخ طبری کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ تاریخ طبری کو اسلامی تاریخ کے سلسلہ میں اُمہات الکتب کا درجہ حاصل ہے۔ تاریخ ابن خلکان المعروف وفیات الاعیان وابناء الزمان تالیف احمد بن محمد بن ابراہیم بن خلکان البرمکی الاربلی الشافعی نے لکھا ہے کہ ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد، الطبری فنون کثیرہ میں امام تھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ وغیرہ شامل ہیں اور متعدد فنون میں آپ کی خوبصورت تالیفات ہیں جو آپ کی وسعت علم اور غزارت فضل پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ مجتہد ائمہ میں سے تھے۔ آپ اپنی روایت میں ثقہ تھے اور آپ کی تاریخ اصح اور بہت معتبر ہے۔ تاریخ ابن خلکان حصہ چہارم صفحہ ۵۶۷ مطبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النبی جلد اول ص۱۹ میں لکھتے ہیں " تاریخی سلسلہ میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبری کی تاریخ کبیر ہے، طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین اُن کے فضل وکمال ثقہ اور وسعت علم کے معترف ہیں۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر میں عالم نہیں جانتا۔ تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل بن الاثیر، ابن خلدون، ابو الفداء وغیرہ انہی کی کتاب سے ماخوذ اور اسی کتاب کے مختصرات ہیں"۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں "محمد بن جریر ایک لاثانی امام صاحب علم ہیں۔ یہ ائمہ اسلام میں سے بڑے جید عالم ہیں جن کے قول کی اطاعت واجب ہے اور جن کی رائے پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ انکی تاریخ بے مثال ہے۔ ابو بکر ابن بابویہ کہتا ہے کہ اماموں کے امام ابن خزیمہ کو کہتے سنا ہے وہ کہتے تھے میں صفحہ زمین پر محمد ابن جریر طبری سے زیادہ علم والا ثقہ آدمی نہیں جانتا۔ امام محمد بن سہل کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن جریر طبری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو یہ کہے ابو بکر اور عمر جائز امامان ہدایت نہیں ہیں اُنہیں فوراً قتل کر ڈالو"۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی المجلد الثانی ۲۵۱ تا ۲۵۳ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن۔ اسی طرح یاقوت حموی علامہ طبری کی عظمت وجلالت بیان کرنے کے بعد ان کی کتاب کی نسبت لکھتا ہے "تاریخ طبری نہایت فضیلت و قدر والی ہے اور اس میں دین ودنیا کے علوم کثرت کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔ جب علامہ طبری اپنے وطن طبرستان واپس آئے تو وہاں رفض پھیل گیا تھا اور لوگوں میں اصحاب رسول کی سب وشتم جاری ہو گئی تھی، اسکے روکنے کے لئے انہوں نے حضرت ابو بکر اور عمر کے فضائل لکھے اور طبرستان چھوڑ دیا"۔

علامہ سیوطی ان کو (طبری) مجدد دین کہتے ہیں۔ علامہ یافعی نے بھی مرآۃ الجنان میں تاریخ طبری کو اصح التواریخ واثبتہا لکھا ہے ملاحظہ ہو مرآۃ الجنان الجزء الثانی ص۲۶۱۔

میں نے جو حوالے درج کئے ہیں وہ تاریخ الامم والملوک موسوم بہ تاریخ طبری طبع نفیس اکیڈمی کراچی جون ۱۹۸۷ء سے ہیں۔ مومنین سے گذارش ہے کہ قبل اسکے کہ یہ کتابوں میں تحریف ہو آپ انہیں خرید کر اپنے پاس محفوظ کرلیں۔ والسلام

۱ جناب امیرؑ کا ارشاد ہے"میں اللہ کا بندہ ہوں، اُس کے رسول کا بھائی ہوں اور صدیق الاکبر ہوں۔ میرے بعد جو اس قسم کا ادعا کرے گا وہ جھوٹا اور مفتری ہو گا۔ میں نے دوسرے لوگوں سے سات سال قبل رسولؐ اللہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے"۔ جلد اول ص ۸۲

۲ ابو بکر سے پہلے ایک جماعت اسلام لا چکی تھی۔ محمد بن سعد کہتا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کیا تم میں سب سے پہلے ابو بکر اسلام لائے تھے؟ تو انہوں نے کہا نہیں ان سے (ابو بکر) قبل پچاس سے زیادہ اصحاب اسلام لا چکے تھے۔ جلد اول ص ۸۶

۳ دعوۃ ذوالعشیرۃ میں رسولؐ اللہ نے جناب امیر کی گردن تھام کر کہا یہ میرا بھائی ہے میرا وصی اور تم میں میرا خلیفہ ہے تم اسکی بات سنو اور جو کہے اُسے بجالاؤ۔ اس پر لوگ ہنسے اور ابو طالبؑ سے کہا سنو تم کو حکم ہوا ہے کہ تم اپنے لڑکے کی اطاعت و فرماں برداری کرو۔ جلد اول ص ۸۹

۴ شب ہجرت جب رسولؐ اللہ اپنے گھر سے چلے تو رات کی تاریک میں ابو بکر کی چاپ کی آواز سُنی آپؐ نے سمجھا کہ کوی مشرک آرہا ہے اور ایک پتھر کی ٹھوکر سے آپ کا پیر زخمی ہوا جس سے بہت زیادہ خون بہنے لگا اور آپؐ نے رفتار تیز کر دی۔ جب ابو بکر نے آواز دی تو آپؐ نے ابو بکر کو ساتھ لے لیا۔ جلد اول ص ۱۳۰

۵ عرب میں سنہ اور تاریخ کی ابتداء حضرت علیؑ کی رائے پر ہوئی۔ جلد اول ص ۱۴۰

۶ جنگ بدر میں مشرکین کا مطالبہ کہ ہم رتبہ لوگوں کو بھیجو۔ حمزہؑ نے شیبہ (جو ہندہ کا چچا اور معاویہ کا نانا سے) مقابلہ کیا اور جناب امیرؑ کا مقابلہ ولید بن عتبہ (معاویہ کا ماموں)۔ عتبہ کو (ہندہ کا باپ اور معاویہ کا نانا) حمزہ اور جناب امیر نے مل کر ختم کیا۔ جلد اول ص ۱۷۹

۷ عثمان بن عفان روز بدر مدینہ میں تھے۔ عذر زوجہ کی علالت تھی۔ جلد اول ص ۱۸۹

۸ سودہ زوجہ رسولؐ کا کلمہ خلاف اللہ و رسول۔ جلد اول ص ۱۹۰

۹ اُحد میں داد شجاعت جب جبریل نے دی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کیوں نہ ہو یہ مجھ سے ہے اور میں اس (علیؑ) سے ہوں تو جبریل نے کہا میں آپ دونوں میں تیسرا۔ نیز صحابہ نے یہ آواز سنی۔ لا سیف الا ذوالفقار۔ ولا فتی الا علیؑ۔ جلد اول ص ۲۳۴

۱۰ اُحد میں آپؐ کے صحابہ آپ کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے بعض مدینہ چلے آئے اور بعض پہاڑ پر چڑھ کر ایک چٹان پر جا بیٹھے۔ رسولؐ اللہ آواز دے رہے تھے اے اللہ کے بندو میرے پاس آؤ۔ تمام مسلمانوں میں خبر مشہور ہو گئی کہ آپ قتل کر دئے گئے۔ اس پر جو چٹان پر بیٹھے تھے

انہوں نے کہا کاش! کوئی شخص ایسا ہوتا جو ہماری طرف سے عبداللہ ابن ابی سے جاکر کہتا کہ وہ ہمارے لئے ابوسفیان سے امان لے آئے۔ اے دوستو! محمدؐ مارے گئے اب اپنے اپنے گھروں کو قبل اس کے کہ دشمن تم پر حملہ کرکے سب کو تہیہ تیغ کرڈالے، واپس چلو"۔
حصہ اول ص۲۳۹

۱۱ آنحضرت کا گریہ کرنا اور افسوس کرنا کہ حمزہؓ پر رونے والا کوئی نہیں ہے۔ جسکو سن کر عورتوں نے رسولؐ کے چچا پر نوحہ کیا۔
۔جلد اول ص۲۴۸

۱۲ رسولؐ اللہ نے جناب امیر سے فرمایا آج تم نے جنگ میں پورا حق ادا کیا اور تمہارے ساتھ سہل بن حنیف اور ابو دجانہ نے بھی اپنا حق ادا کیا
۔جلد اول ص۲۴۸

۱۳ ابو جعفر کہتے ہیں اس روز یعنی اُحد میں جو صحابہ رسولؐ اللہ کو چھوڑ کر بھاگے تھے ان میں سے بعض تو کوہ اعوض کے ادھر مقام منقی جا پہنچے اور عثمان بن عفان، عقبہ بن عثمان، سعد بن عثمان دو انصاری یہ اُحد سے بھاگ کر کوہ جلعب جو مدینہ کے اطراف میں کوہ اعوض کے متصل واقع ہے چلے آئے۔ یہ لوگ تین دن کے بعد پھر رسولؐ اللہ کے پاس پلٹ آئے۔ بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے اُن سے پوچھا تم کس ضرورت سے وہاں چلے گئے تھے؟۔ جلد اول ص۲۴۱

۱۴ جب ابوسفیان نے جناب حمزہ کے لاش کی بے حرمتی کی تو کفار میں سے جلیس بن زبان نے پکار کر کہا دیکھتے ہو یہ قریش کا سردار کیسا سلوک کر رہا جو ذبح کردہ جانور کے گوشت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا خاموش رہو اس بات کو کسی سے بیان نہ کرنا یہ مجھ سے لغزش ہو گئی۔ جلد اول ص۲۴۳

۱۵ ارشاد رسولؐ اللہ کہ سلمانؓ ہمارے اہلبیت ہیں۔ جلد اول ص۲۷۹

۱۶ جناب امیرؑ کا عمرو بن عبدود سے مقابلہ۔ جلد اول ص۲۸۵

۱۷ عائشہ سے روایت ہے کہ روز خندق وہ ایک باغ میں گھس گئیں جہاں چند مسلمان بیٹھے تھے ان میں عمر ابن خطاب بھی تھے اور ایک شخص تھا جس نے کامل خود پہن رکھا تھا۔ عمر ابن خطاب نے عائشہ سے کہا یہاں کیوں آئی ہو ممکن ہو یہاں سے بھاگنا پڑے اور عائشہ کو ملامت کرنے لگے۔ وہ خود والا شخص جب اپنا چہرہ ظاہر کیا تو وہ طلحہ تھے اور انہوں نے عمر کو کہا بہت کہہ چکے فرار اور پسپائی کی بات۔
ج اول ص۲۸۷

۱۸ جنگ خندق میں آنحضرتؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ کون ہے جو کفار کے لشکر کی خبر لا کر دے میں عھد کرتا ہوں کہ جب وہ مرے گا تو جنت میں جائے گا اور میرا رفیق ہو گا۔ جب کوئی نہیں اُٹھا، تب رسولؐ اللہ نے حذیفہؓ کو بھیجا۔ جلد اول ص ۲۹۱

۱۹ سعد ابن معاذ پر عمر ابن خطاب اور ابو بکر کا رونا۔ جلد اول ص ۳۰۳

۲۰ عائشہ پر بہتان کا قصہ۔ صحابی رسولؐ مسطح جو بدر میں بھی شریک تھے اور عائشہ کے خالہ زاد بھائی تھے، حسان بن ثابت رسولؐ اللہ کے شاعر ، حمنہ بن جحش جو زینب بنت جحش زوجہ رسول کی بہن تھی بہتان کی وجہ سے ان پر حد جاری کی گئی۔۔ جلد اول ص ۳۲۱

۲۱ صلح حدیبیہ کے وقت ابو بکر کا ایک غلیظ گالی دینا۔ جلد اول ص ۳۲۹

۲۲ جب رسولؐ اللہ نے عمر ابن خطاب کو حکم دیا کہ مکہ جا کر اور اشراف مکہ کو میرے آنے کی اطلاع دو تو عمر ابن خطاب نے کہا مجھے وہاں جانے سے اپنی جان کا خوف ہے، انکار کر دیا۔ جلد اول ص ۳۳۳

۲۳ بیعت رضوان موت کے لئے نہیں تھی بلکہ فرار نہ ہونے کے لئے تھی۔ جلد اول ص ۳۳۴

۲۴ بیعت رضوان کے وقت عثمان بن عفان شریک نہیں تھے۔ جلد اول ص ۳۳۴

۲۵ عمر ابن خطاب کی مخالفت صلح حدیبیہ کے وقت۔ جلد اول ص ۳۳۵

۲۶ صلح نامہ میں گواہوں کی فہرست میں عمر ابن خطاب کا نام نہیں ہے۔ جلد اول ص ۳۳۷

۲۷ صلح حدیبیہ کے بعد رسولؐ اللہ نے اصحاب کو حکم دیا کہ اُٹھو اور قربانی کرو مگر کوئی شخص نہ اٹھا آپ نے تین مرتبہ یہی کہا مگر پھر بھی کوئی نہیں اُٹھا۔ جلد اول ص ۳۳۸

۲۸ عمر ابن خطاب نے دو بیویوں کو جو زمانہ شرک کی تھیں طلاق دیدی ان مطلقہ عورتوں میں سے ایک سے معاویہ ابن ابی سفیان اور دوسری سے صفوان بن اُمیہ نے شادی کر لی۔۔ جلد اول ص ۳۴۰

۲۹ رسولؐ اللہ نے اپنا علم خیبر میں عمر ابن خطاب کو دیا عمر اور انکے ساتھی پسپا ہو کر واپس پلٹ آئے عمر کے ہمراہی اُن کو اور عمر اپنی فوج کو

"بزدل" ٹھہرانے لگے۔ اس پر رسولؐ اللہ نے فرمایا کل علم اُسکو دوں گا جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اور جو اللہ اور رسول کا محبوب ہے دوسرے دن ابو بکر اور عمر نے جھنڈا لینے کے لئے "ہاتھ پھیلایا" مگر آپؐ نے علیؑ کو بلایا اور اپنا علم دیا۔۔ جلد اول ص ۳۵۹

۳۰ خیبر اور علیؑ اور (ابو بکر اور عمر کا ناکام پلٹ آنا)۔ جلد اول ص ۳۶۰

۳۱ در خیبر اور علیؑ ۔ جلد اول ص ۳۶۱

۳۲ فدک محض رسول اللہ کا خالصتہً ہوا اس لئے کہ اس پر مسلمانوں نے فوج کشی نہیں کی۔ جلد اول ص ۳۶۲

۳۳ رسولؐ اللہ نے عمرو بن عاص کی مدد کے لئے مقام سلاسل کو دوسو مہاجرین اور انصار کی فوج روانہ کیا جس میں ابو بکر اور عمر تھے اور اس لشکر کی امارت ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ جلد اول ص ۳۷۶

۳۴ جب یہ لشکر مع ابو بکر اور عمر وہاں پہنچے تو عمرو بن العاص نے ان سب سے کہا میں تمہارا امیر ہوں اور تم میرے مددگار چنانچہ عمرو بن العاص نے نماز میں امامت کی (یہ غزوہ ذات السلاسل کہلاتا ہے)۔ جلد اول ص ۳۷۷

۳۵ ابو سفیان مدینہ آیا اور پہلے رسولؐ اللہ سے اپنے معاملہ میں بات کی آنحضرتؐ نے کچھ جواب نہ دیا پھر ابو بکر کے پاس گیا انہوں نے انکار کیا کہ وہ ابو سفیان اور رسولؐ اللہ کے درمیان کچھ مصالحت نہیں کر سکتے پھر یہ عمر کے پاس انہوں نے بھی انکار کیا پھر یہ حضرت علیؑ کے پاس آیا جب وہ جناب فاطمہؑ اور انکے صاحبزادے حسنؑ کے ساتھ تھے۔ اور ابو سفیان نے یہ کہا "اے محمدﷺ کی بیٹی! کیا تم یہ نہیں کر سکتیں کہ اپنے اس بیٹے سے کہو کہ وہ مجھے اپنی پناہ میں دیں اور اس طرح وہ (حسنؑ) عرب کے سردار ہو جائے"۔۔ جلد اول ص ۳۸۹

۳۶ ابو سفیان کو جناب امیر نے مشورہ دیا جس کی بنا پر اُس نے کہا "میں ابو بکر سے ملا مجھے کوئی مفید مطلب حاصل نہیں ہوا، پھر میں عمر سے ملا انکو میں نے سب سے زیادہ دشمن پایا، پھر علیؑ کے پاس گیا ان کو میں سب سے زیادہ متواضع پایا"۔ جلد اول ص ۳۸۹

۳۷ حاطب بن ابی بلتعہ کا خفیہ خط کفار کو لکھنا اور جناب امیر کا مکالمہ اُس عورت سے جو خط چھپا کر لے جا رہی تھی۔ اور جب حاطب کو بلوایا گیا تو انہوں نے یہ عذر پیش کیا چونکہ میرے اہل و عیال کفاروں میں ہیں تو میں نے اُنکی حفاظت کی خاطر یہ کام کیا میرے ایمان میں کوئی تبدیلی نہیں۔ بس اس پر عمر نے نے کہا مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن ماردوں۔ جس پر رسولؐ اللہ نے منع کیا۔۔ جلد اول ص ۳۹۰

۳۸ بنی خذیمہ کے قبول اسلام کے بعد اور ہتھیار ڈالدینے کے بعد خالد بن ولید نے بہت سوں کو قتل کیا۔ اور رسولؐ اللہ نے جناب امیر کے

ذریعہ دیت دلوائی جب حضرت علیؑ واپس آئے تو رسولؐ اللہ نے خالد بن ولید پر تبرا کیا۔ جلد اول ص ۴۰۶

۳۹ آنحضرتؐ کا خالد بن ولید کو ڈانٹنا اور کہنا کہ "اگر احد کے پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خیرات کردیں تب بھی تم صحابہ کے برابری نہیں کرسکتے"۔ جلد اول ص ۴۰۷

۴۰ حنین میں صحابہ بھاگے چلے جارہے تھے اور رسولؐ اللہ آواز دے رہے تھے میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ مگر اسکا بھی کچھ اثر نہیں ہوا عجب افراتفری تھے سب چلدئے آپ کے پاس مہاجرین اور انصار میں سے کچھ لوگ اور آپؐ کے اہلبیت ٹھیرے رہے۔ جلد اول ص ۴۱۲

۴۱ آنحضرتؐ رجز پڑھ رہے تھے "میں نبی برحق ہوں اور عبد المطلب کا بیٹا ہوں"۔ جلد اول ص ۴۱۴

۴۲ انس سے روایت ہے کہ حنین میں رسولؐ اللہ اپنی سفید خچر دلدل پر سوار تھے جنگ کی شروع میں جب مسلمان بھاگ گئے آپؐ نے خچر سے کہا دلدل بیٹھ جاوہ خچر بیٹھ گیا۔ جلد اول ص ۴۱۵

۴۳ جب حضرت ماریہؓ کو اللہ نے حضور کی صلب سے بیٹا عطا کیا تو آپ کی دوسری بیویوں کو سخت حسد ہوا۔ جلد اول ص ۴۳۰

۴۴ حدیث منزلت۔ جلد اول ص ۴۳۸

۴۵ ابوذرؓ کو عثمان بن عفان نے جلاوطن کردیا تھا۔ جلد اول ص ۴۴۱

۴۶ تبوک سے واپسی کے وقت باوجود رسولؐ اللہ کے حکم کہ "جو لوگ پہلے پہنچ ہو وہ وادی مشقق کے چشمہ کا پانی نہ لیں جب تک ہم وہاں نہ پہنچیں" باوجود اس حکم کے چند لوگ جو پہلے آگئے تھے انہوں نے اس چشمہ میں جتنا پانی تھا اسے خرچ کرڈالا۔ جلد اول ص ۴۴۳

۴۷ مسجد ضرار۔ جلد اول ص ۴۴۴

۴۸ تبوک سے واپسی کے بعد جب رسولؐ اللہ مدینہ آگئے منافقوں کی ایک جماعت آپ کو چھوڑ کر پہلے ہی سے واپس ہو چکی تھی اور خود مسلمانوں میں سے بعض لوگ بغیر کسی نفاق کے اسلام میں شک کرکے پیچھے رہ گئے تھے۔ جلد اول ص ۴۴۴

۴۹ سورۂ براۃ کا نزول اور ابوبکر کی معطلی اور ارشاد رسولؐ اللہ کہ "اس پیام کو صرف میں پہنچاؤں یا میرا اپنا کوئی"۔ جلد اول ص ۴۶۵

۵۰ ام کلثوم زوجہ عثمان بن عفان کا انتقال ۹ھ میں ہوا اور انکو طلحہ نے قبر میں اُتارا۔ جلد اول ص ۴۵۷

۵۱ یمن والوں کا جناب امیرؑ کے بارے میں رسولؐ اللہ سے شکایت کرنا اور آپؐ کا فرمانا "اے لوگو! تم مجھ سے علیؑ کی شکایت نہ کرو۔ بخدا وہ (یعنی علیؑ) بے شک اللہ کے لئے یا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں بہت سخت ہیں"۔ جلد اول ص ۴۸۰

۵۲ عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کی غلط بیانی رسولؐ اللہ کے تعداد عمرہ کے بارے میں اور عائشہ کی تردید۔ جلد اول ص ۴۹۰

۵۳ عائشہ سے عقد اور یہ کہ ان سے عقد ہونے پر رسولؐ اللہ نے نہ قربانیاں کی اور نہ بکری ذبح کی گئی (عائشہ راوی)۔ جلد اول ص ۴۹۳

۵۴ ابو بکر کا اصلی نام عتیق بن ابی قحافہ ہے اور ابو قحافہ کا اصلی نام کسی نے عثمان بتلایا ہے اور کسی نے عبدالرحمٰن۔ جلد اول ص ۴۹۴

۵۵ تیمارداری آنحضرتؐ۔ جلد اول ص ۵۱۶

۵۶ اصحاب اور رسولؐ اللہ کے ساتھ بے ادبانہ گفتگو۔ اور آپؐ کا ارشاد "مجھے میرے حال پر چھوڑ دو جس حال میں میں ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو" جب کاغذ قلم مانگا تو کہا معاذ اللہ ہذیان ہو گیا۔ جلد اول ص ۵۲۰

۵۷ عائشہ سے مروی ہے کہ آپ کی بیماری میں ہم نے آپ کو دوا پلائی آپ نے منع بھی کیا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا سوائے عباس کے جو وہاں نہیں تھے تم سب کو دوا پلائی جائے۔ دوا پلانے کے مختلف روایتیں ہیں۔ جلد اول ص ۵۲۲

۵۸ وقت قبض روح آپؐ نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔ اللہ نے پیغمبر کی روح کو بغیر اسکے اختیار کے قبض نہیں کرتا۔ جلد اول ص ۵۲۳

۵۹ روز وفات رسولؐ اللہ کی صبح آپؐ مسجد تشریف لے آئے اور آپ چست وچاق تھے۔ جلد اول ص ۵۲۵

۶۰ نماز پڑھانے کے مختلف روایتیں۔ جلد اول ص ۵۲۵

۶۱ تاریخ وفات میں اختلاف۔ جلد اول ص ۵۲۶

۶۲ ابو بکر وقت وفات رسولؐ اللہ مدینہ میں نہیں تھے وفات کے تین دن بعد آئے۔ جلد اول ص ۵۲۸

۶۳ عمر ابن خطاب ، جناب امیر کے گھر آئے اور یہ دھمکی دی کہ چل کر بیعت کرو ورنہ آگ لگا کر تم سب کو جلادوں گا۔ جلد اول ص ۵۲۹

۶۴ عمر ابن خطاب کا یہ لوگوں سے کہنا کہ رسولؐ اللہ زندہ ہیں، نہیں مرے اور اگر کوئی آپ کی موت کی خبر بیان کرے گا تو ہاتھ اور پاؤں قطع کر دیں گے۔ جلد اول ص ۵۲۹

۶۵ میراث والی حدیث کے راوی خود ابو بکر۔ اور جناب فاطمہؑ مرنے تک ابو بکر سے ناراض رہیں اور ایک بات نہیں کی اور قطع تعلق کر لیا۔ یہاں تک ابو بکر کو نہ مرنے کی اطلاع دی اور نہ دفن میں شرکت کی۔ جلد اول ص ۵۳۵

۶۶ ابو سفیان نے بعد بیعت ابو بکر اعتراض کیا تو کسی نے جب اُن سے کہا کہ ابو بکر نے تمہارے بیٹے کو ولایت دی ہے (گورنری)۔ تو انہوں نے کہا ہاں اس معاملے میں قرابت کیا خیال کیا۔ جلد اول ص ۵۳۷

۶۷ ابو بکر کی تقریر بعد بیعت "اے لوگو! مجھے حاکم بنایا گیا حالانکہ میں تمہار ا بہترین فرد نہیں ہوں۔ اگر میں نیکی کروں تو تم میری اعانت کرنا اور اگر برائی کروں تو تم مجھے سیدھا کرنا"۔ جلد اول ص ۵۳۸

۶۸ رسولؐ اللہ کی وفات کے تین دن بعد آپ کی تدفین ہوئی۔ جلد اول ص ۵۳۹

۶۹ حضرت علیؑ اپنے سینے سے لگائے ہوئے آنحضرتؐ کو غسل دیا۔ جلد اول ص ۵۴۰

۷۰ رسولؐ اللہ کی نماز جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی۔ جلد اول ص ۵۴۱

۷۱ مالک بن نویرہ کا قتل اور اسکی زوجہ سے خالد بن ولید کا منہ کالا کرنا۔ اور ابو بکر کا اسکو معاف کرنا۔ عمر کا احتجاج کرنا۔ جلد دوم ص ۹۶۔۹۷

۷۲ ابو بکر کی خواہش کے تین چیزیں ایسی ہیں کہ کاش میں نہ کرتا اور تین چیزیں ایسی ہیں جو میں نے چھوڑ دی مگر کاش اُن کو کرتا اور تیں چیزیں ایسی ہیں کاش میں رسولؐ اللہ سے اُن کے متعلق دریافت کر لیتا۔ وہ تین چیزیں جن کو میں چھوڑ دیتا تو اچھا ہوتا وہ یہ ہیں:۔
کاش میں فاطمہ کا گھر نہ کھولتا اگرچہ وہ لوگ جنگ کے لئے اس کا دروازہ بند کرتے۔
کاش میں الفجاءۃ سلمی کو نہ جلاتا۔ بلکہ یا تو اسکو باندھ کر قتل کر دیتا یا آزاد چھوڑ دیتا۔

کاش بنی سقیفہ کے روز میں اس امارت کو دو میں سے کسی ایک کے گلے ڈالدیتا۔
اور تین چیزیں کی تمنا اُس میں ایک یہ ہے:۔
کاش جب اشعث (ام فروہ بنت ابی قحافہ کا شوہر یعنی ابو بکر کا بہنوئی، یعنی جعدہ بنت اشعث زوجہ و قاتل امام حسنؑ کا اور محمد ابن اشعث قاتل مسلم بن عقیل، اور سردار لشکر عمر سعد کا باپ)میرے سامنے اسیر کر کے لایا گیا تھا میں اُسکی گردن ماردیتا کیونکہ بعد میں میں نے دیکھا کہ جو برا کام اس کو نظر آتا وہ اسکا معاون بن جاتا۔
اور تین باتیں آنحضرتؐ سے پوچھ لیتا وہ یہ ہیں:۔
کہ یہ امارت (خلافت) کس کو ملنی چاہئے تاکہ پھر نزاع کا موقع نہ رہتا۔
کہ انصار کا حکومت میں کتنا حصہ ہے۔
کہ بھتیجی اور پھوپی کی میراث کے متعلق دریافت کرتا۔ جلد دوم ص ۲۵۴۔۲۵۵

۷۳ وقت وفات ابو بکر طلحہ نے ابو بکر سے کہا کہ "آپ نے عمر کو خلیفہ مقرر کیا ہے حالانکہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کو ان سے کیا کیا تکلیفیں پہنچتی رہی ہیں جب سب کچھ اُن کے ہاتھ میں ہوگا تو نہ جانے کیا کیفیت ہوگی۔ آپ خدا کے سامنے جارہے ہیں وہ آپ سے آپ کی رعایا کے حقوق کے متعلق باز پرس کرے گا"۔ جلد دوم ص ۲۵۷

۷۴ ابو بکر کی وفات کے بعد ان کی قبر پر عائشہ نے نوحہ کرنے والیوں کو بٹھایا۔ جلد دوم ص ۲۴۸

۷۵ ابو بکر کا حلیہ۔ جلد دوم ص ۲۴۹

۷۶ قیس بن سعد کا خط معاویہ کے نام۔ جلد سوم ص ۲۱۵

۷۷ محمد ابن ابی بکر کے قتل کے بعد عائشہ ہر نماز کے بعد معاویہ اور عمرو بن عاص کے لئے بددعا کرتی تھیں۔ جلد سوم ص ۳۸۵

۷۸ شوریٰ کے لئے عمر کا حکم کہ اگر کوئی اتفاق نہ کرے تو اسکا سر تلوار سے پاش پاش کردینا۔ اگر تین تین میں تقسیم ہو جائیں تو عبد اللہ ابن عمر ابن خطاب کو ثالث بناؤ اگر فریقین اسکے فیصلہ پر راضی نہ ہو تو جدھر عبد الرحمٰن بن عوف ہوں اُسکی حمایت کرو اور باقی سب کو قتل کردینا۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۷

۷۹ وقت وفات عمر ابن خطاب جب لوگوں نے خلافت کے لئے انکے بیٹے کا نام لیا تو کہا تجھے خدا تجھے غارت کرے جو اپنی بیوی کو صحیح طلاق بھی دینے سے عاجز ہو اسکا نام لیتا ہے۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۳

۸۰ عمر ابن خطاب نے وقت وفات کہا کہ میں نے عزم مصمم کر لیا تھا کہ غور و فکر کے بعد تمھارا حاکم ایسے قابل ترین فرد کو مقرر کروں جو تمہیں حق و صداقت کی طرف لے جائے۔ (آپ کا اشارہ حضرت علیؑ کی طرف تھا۔ طبری) مگر اس اثناء میں غشی طاری ہو گئی اور میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص باغ میں پھل توڑ رہا ہے اور جمع کر رہا ہے۔ لہٰذا میں نہیں چاہتا ہوں میں مرنے کے بعد بھی اس کا متحمل رہوں۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۴

۸۱ حضرت علیؑ کے شبہات شوریٰ کے بارے میں "سعد ابن ابی وقاص عثمان بن عفان کا چچازاد بھائی، عبدالرحمٰن بن عوف عثمان کے ہم قبیلہ اور رشتہ دار ہیں (سالی کے شوہر) ان میں کوئی اختلاف نہیں ہو گا اگر باقی دو طلحہ اور زبیر بھی میرے ساتھ رہیں تو ان سے مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ مجھے صرف ایک ہی سے حمایت کرنے کی توقع ہے"۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۷

۸۲ عبدالرحمٰن بن عوف کا اقتدار اتنا تھا کہ عمر کے نماز جنازہ تک کو انکی اجازت کے بغیر کسی کو پڑھانے نہیں دی۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۸

۸۳ حضرت علیؑ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے یہ عہد لیا کہ وہ حق و صداقت کو ترجیح دیں گے اور نفسانی خواہش کی پیروی نہیں کریں گے اور کسی رشتہ دار کے ساتھ رعایت نہیں کریں گے اور قوم کے ساتھ خیر خواہی کرنے میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۹

۸۴ عبدالرحمٰن بن عوف کا حضرت علیؑ سے مخاطب ہو کر کہنا "ہم آپ سے اللہ کا پختہ عہد و پیمان لے کر دریافت کرتے ہیں کہ تم کتاب اللہ، سنت نبوی، اور آپؐ کے بعد دونوں خلفاء کے طریقے پر چلو گے" حضرت علیؑ فوراً ہاں نہیں کہا بلکہ یہ فرمایا "مجھے توقع ہے کہ میں یہ کام کر سکوں گا مگر میں اپنے علم اور طاقت کے مطابق اس پر عمل کروں گا"۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۸۳

۸۵ پھر عبدالرحمٰن بن عوف نے عثمان بن عفان سے یہی سوال دہرایا انہوں نے بغیر کسی اضافے کہ "ہاں" اس پر عبدالرحمٰن بن عوف نے عثمان بن عفان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۸۴

۸۶ حضرت علیؑ نے فرمایا "یہ پہلا دن نہیں جبکہ تم نے ہم پر غلبہ حاصل کیا۔ خدا کی قسم! تم نے صرف اس لئے عثمان کو خلیفہ مقرر کیا کہ معاملات تمہارے ہاتھ میں رہیں"۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۸۴

۸۷ مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت علیؑ سے پوچھا اے علی! کیا تم میرے سامنے کتاب اللہ اور سنت نبوی اور ابو بکر و عمر کے طریقے پر چلنے کا عہد کرتے ہو؟ "حضرت علیؑ نے کہا" نہیں بلکہ میں اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق عمل کروں گا" پھر عثمان بن عفان سے یہی سوال کیا انہوں نے کہا "ہاں" اس پر عبدالرحمٰن بن عوف نے عثمان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۹۲

۸۸ عثمان نے منیٰ میں نماز قصر کرنے کے بجائے پوری نماز ادا کی جب حضرت علیؑ نے پوچھا کہ تم سنت رسول اور سیرت شیخین کے خلاف کیسے عمل کر رہے ہو تو عثمان نے جواب دیا یہ میرا ذاتی اجتہاد ہے۔ حصہ سوم کا اول ص ۳۲۳

۸۹ مرنے سے قبل عمر ابن خطاب کو نبیذ پلائی گئی جو زخموں سے نکل گئی۔ حصہ سوم کا اول ص ۳۳۴

۹۰ عمر ابن خطاب نے امیر المومنین کا لقب خود اپنی پسند سے رکھا اور تراویح باجماعت کی ایجاد کی۔ حصہ سوم کا اول ص ۳۴۸

۹۱ عمرہ تمتع اور متعہ رسولؐ اللہ کے زمانے میں اور ابوبکر کے دور میں جائز تھا عمر ابن خطاب نے حرام کیا خود اُنکا اقرار ہے۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۰

۹۲ جب لوگوں نے انکی (عمر ابن خطاب) سختیوں کی شکایت کی تو کہا "خدا کی قسم! میں پیٹ بھر کھاتا ہوں اور سیراب ہو کر پیتا ہوں میں لوگوں کو دھمکاتا ہوں اور میں اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہوں کبھی لوگوں کو ہاتھ سے ہٹاتا ہوں اور کبھی مارتا ہوں اور کبھی عصا بھی نکالتا اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں معذور سمجھا جاتا" ۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۱

۹۳ عمر بن خطاب نے کنیز کو اگر وہ حاملہ ہو جائے تو خود بخود بغیر مالک کے آزاد ہو جانے کا حکم دیا۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف بھی کیا۔ حصہ سوم کا اول ص ۲۷۱

۹۴ عثمان نے جمعہ کی نماز میں تیسری اذان کا اضافہ کیا۔ حصہ سوم کا اول ص ۳۴۶

۹۵ سیف محمد وطلحہ کی روایت سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے عمر ابن خطاب کے طریقے کے مطابق عمل نہیں کیا اور اُن لوگوں سے اُن کی ملاقاتیں ہوئیں جن لوگوں کی کوئی حیثیت نہ تھی اور نہ اسلام میں اُنھوں نے کوئی بڑا کارنامہ انجام دیا وہ (عثمان) انکی طرف متوجہ ہوگئے۔ اس طرح اسلام میں کمزوری پیدا ہوئی اور فتنہ وفساد کا سبب بنا۔ حصہ سوم کا اول ص ۴۸۰

۹۶ جنگ جمل کے وقت ام المومنین جناب ام سلمہؓ نے حضرت علیؑ سے فرمایا "یاامیر المومنین اگر اللہ وعزوجل کی نافرمانی نہ ہوتی اور مجھے یہ خطرہ نہ ہو تا کہ آپ تسلیم نہیں کریں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ جنگ میں چلتی۔ یہ میرا بیٹا عمر جو میری جان سے زیادہ عزیز ہے یہ آپ کے ساتھ تمام جنگ میں حاضر رہے گا"۔ حصہ سوم کا دوم ۶۴

۹۷ جابر بن قدامہ نے عائشہ سے کہا "آپ کو اللہ نے پردے میں رہنے اور اپنے احترام کو باقی رکھنے کا حکم دیا۔ لیکن آپ نے اُس پردے کو توڑا

اور اپنے احترام کو بھی ختم کیا۔ جو شخص آپ سے قتال کو جائز سمجھتا ہے وہ یقیناً آپ کے قتل کو بھی جائز سمجھتا ہو گا۔ اگر اپنی خوشی سے آئی ہیں تو واپس پلٹ جایئے "۔ حصہ سوم کا دوم ۸۸

۹۸ بنو سعد کے ایک جوان نے طلحہ اور زبیر سے کہا "تم نے اپنی بیویوں کو بچالیا اور اپنی ماں کو میدان میں گھسیٹ لائے "۔ حصہ سوم کا دوم ۸۸

۹۹ جہینہ ایک جوان نے محمد بن طلحہ (طلحہ کا بیٹا) سے سوال کیا کہ عثمان کے قتل کے ذمہ دار کون ہیں۔ اس پر محمد بن طلحہ نے کہا ایک تہائی اُس پر ہے جو ہو دج پر بیٹھی ہے (عائشہ) اور ایک تہائی اس پر جو سرخ اونٹ پر بیٹھا ہے یعنی میرا باپ طلحہ اور ایک تہائی علی ابن ابی طالب پر ہے۔ اس کے جواب میں اُس نوجوان نے کہا پہلے دو کے بارے میں تم نے سچ بات کہی لیکن تیسرے شخص کے بارے میں تم نے غلطی کی ہے۔ حصہ سوم کا دوم ۸۹

۱۰۰ حوأب کا واقعہ کتے بھونکنے کا جس پر عبد اللہ ابن زبیر نے کہا کہ یہ حوأب کا چشمہ نہیں ہے (جھوٹ)۔ حصہ سوم کا دوم ۹۵

۱۰۱ زید بن صوحان نے عائشہ کے خط کے جواب میں خط لکھا اللہ نے تم کو گھر میں بیٹھنے کا حکم دیا تھا اور ہمیں جنگ کرنے کا لیکن آپ نے اس حکم کو توڑ دیا جس کا حکم آپ کو دیا گیا تھا اور جو حکم آپ کے لئے تھا ہمیں دینا شروع کیا اور جو حکم ہمارے لئے تھا اس پر آپ نے عمل کرنا شروع کیا۔ حصہ سوم کا دوم ۱۰۷

۱۰۲ عائشہ نے بعد قتل عثمان احنف کو بیعت علیؑ کا مشورہ دیا تھا اور طلحہ اور زبیر دونوں قبل قتل عثمان خلافت علیؑ پر راضی تھے۔
حصہ سوم کا دوم ۱۴۳

۱۰۳ حضرت علیؑ کی گفتگو طلحہ و زبیر سے اور حدیث رسولؐ کا یاد دلانا کہ زبیر تم ایک روز علیؑ سے جنگ کرو گے اور تمہاری زیادتی ہو گی
حصہ سوم کا دوم ۱۴۹

۱۰۴ حضرت علیؑ نے زبیر سے فرمایا تم مجھ سے قتل عثمان کا قصاص طلب کر رہے ہو حالانکہ تم ہی نے اُنھیں قتل کیا تھا۔ حصہ سوم کا دوم ۱۵۹

۱۰۵ عبد اللہ ابن زبیر نے اپنے آپ کو زخمیوں میں ڈال دیا تھا تا کہ لوگ اُنھیں مردہ سمجھ کر چھوڑ دیں۔ حصہ سوم کا دوم ۱۶۰

۱۰۶ طلحہ کا قاتل مروان بن الحکم۔ حصہ سوم کا دوم ۱۶۰

۱۰۷ دوپہر کے وقت لشکر کی کمان عائشہ کر رہی تھیں حصہ سوم کادوم ۱۶۶

۱۰۸ جمل میں مقتولین کی تعداد دس ہزار افراد تھے۔ حصہ سوم کادوم ۱۹۹

۱۰۹ عائشہ کہتی ہیں "خدا کی قسم میرا اور علی کا شروع ہی سے اختلاف تھا" حصہ سوم کادوم ۲۰۶

۱۱۰ حضرت عمارؓ نے عائشہ سے کہا "آپ سے پردہ نشینی کا عہد لیا گیا تھا۔ آپ کا یہ سفر اُس عہد سے کتنا متضاد ہے" اس پر عائشہ نے کہا خدا کی قسم میں یہ جانتی ہوں کہ تو خوب حق کہنے والا ہے۔ حصہ سوم کادوم ۲۰۷

۱۱۱ جب حضرت عمارؓ شہید ہوئے تو عمرو بن عاص نے معاویہ کو رسولؐ اللہ کی وہ حدیث یاد دلائی کی عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے۔ معاویہ نے جواب دیا "تیرا بڑھاپے کی وجہ سے دماغ خراب ہو گیا ہے یا تو تو ہمیشہ حدیثیں بیان کرتا رہتا ہے اور یا تمام دن اپنے پیشاب میں ڈوبا رہتا ہے۔ ہم نے عمار کو قتل نہیں کیا عمار کو اُسنے قتل کیا جو انھیں میدان میں لے آیا" ابو عبد الرحمٰن کہتے ہیں میں نہیں جانتا ان دونوں کی باتوں میں سے کون سی زیادہ تعجب خیز ہے۔ حصہ سوم کادوم ۲۹۷

۱۱۲ جناب امیرؑ نے جب معاویہ کو مقابلہ کے لئے دعوت دی تو عمرو عاص نے کہا اب تو تیرا مقابلے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس پر معاویہ نے کہا شاید تو میرے بعد ان چیزوں (حکومت) کا خواہاں ہے حصہ سوم کادوم ۲۹۷

۱۱۳ جناب امیرؑ پر قتل عثمان کے علاوہ ایک اور الزام تھا کہ معاذ اللہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔ حصہ سوم کادوم ۲۹۹

۱۱۵ زید بن حصین الطائی جو بعد میں قاریوں کی ایک جماعت کے ساتھ خارجی بن گیا تھا بولا "اے علیؑ جب تجھے کتاب اللہ کی دعوت دی جا رہی ہے تو اسے قبول کر وورنہ ہم تجھے اور تیرے مخصوص ساتھیوں کو ان لوگوں کے ہاتھوں میں دیدیں گے، یا جو سلوک ہم نے عفان کے بیٹے (عثمان) کے ساتھ تھا وہی تیرے ساتھ کریں گے۔ (ابن الاثیر میں ہے کہ جس طرح ہم نے عثمان بن عفان کو قتل کیا تھا اسی طرح تجھے بھی قتل کریں گے"۔ ۳۰۷

۱۱۶ جب معاویہ نے بیعت یزید کے لئے عبد اللہ ابن عمر ابن خطاب کو بلایا اور بیعت کی تجویز پیش کی تو عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ "میں اس بات پر بیعت کروں گا کہ تمہارے بعد جس بات پر قوم اتفاق کرے میں بھی اس اتفاق میں داخل ہو جاؤں گا۔ واللہ تمھارے بعد اگر کسی غلام حبشی پر بھی قوم کا اجماع ہو جائے تو میں بھی اس اجماع میں داخل ہو جاؤں گا"۔ حصہ چہارم ۱۳۶

١١٧ وقت موت معاویہ نے یہ وصیت یزید سے کی " چار شخصوں کے سوا تجھ سے اس باب میں کوئی نزاع نہ کرے گا۔ حسینؑ ابن علیؑ، عبد اللہ ابن عمر، عبد اللہ ابن زبیر، اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر۔ عبد اللہ ابن عمر جب دیکھیں گے بیعت کے سوا کوئی چارہ نہیں تو وہ بیعت کر لیں گے، حسین ابن علی وہ وضع دار آدمی ہیں مجھے امید ہے جن لوگوں نے ان کے باپ کو قتل کیا اور ان کے بھائی کا ساتھ چھوڑ اخدا انہیں لوگوں کے ذریعہ تجھے حسینؑ سے نجات دے گا۔ عبد الرحمٰن بن ابو بکر اسکو عورتوں اور لہو لعب سے کام ہے جو اسکے اصحاب کرتے ہیں وہ کرتا ہے۔ سب سے زیادہ خطرناک لومڑی کی مکاری کی طرح ہے وہ عبد اللہ بن زبیر ہے "۔ حصہ سوم ص ۱۵۲۔ ۱۵۱

١١٨ جس سال حسنؑ ابن علیؑ نے معاویہ سے صلح کی اس سال کو معاویہ نے عام الجماعہ کہا۔ (سنہ الجماعہ جو بعد میں سنت والجماعت ہوئی) ۔ حصہ سوم ص ۱۵۳

١١٩ امام حسینؑ نے تین شرطیں ابن سعد کو بتلائیں۔ ایک یہ کہ مجھے چھوڑ دو جہاں سے آیا ہوں وہاں چلا جاؤں گا۔ یا مجھے یزید کے پاس لے چلو، یا مجھے سرحد کے طرف نکل جانے دو۔ حصہ سوم ص ۲۱۵

١٢٠ عمر سعد کا شمر سے کہنا " واللہ حسینؑ گردن جھکانے والے شخص نہیں ہیں۔ ان کے پہلو میں وہ دل ہے جو برداشت نہیں کر سکتا "۔ (عربی زبان میں **اَبِیْہ** بمعنی باپ کے ہیں اور **اَبِیَّۃٌ** انکار کرنے والا دل یا برداشت نہ کرنے والا دل)۔ اصلی عبارت یہ تھی "**وَ اللّٰہِ لاَ یَسْتَسْلِمُ حُسَیْنُ اِنَّ نَفْسَ اَبِیْہِ لَبَیْنَ جَنْبَیْہِ**۔ ترجمہ: خدا کی قسم حسینؑ کبھی نہیں مانیں گے کیونکہ ان کے پہلو میں اُن کے باپ کا دل ہے۔ مگر تحریف کرنے والوں کے لئے اس میں تبدیلی کرنا بہت آسان تھا۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ عمر ابن سعد نے یہ کہا **وَ اللّٰہِ لاَ یَسْتَسْلِمُ حُسَیْنُ اِنَّ نَفْسَ اَبِیَّۃٌ لَبَیْنَ** ترجمہ خدا کی قسم حسینؑ کبھی نہیں مانیں گے کیونکہ ان کے پہلو میں اِنکار کرنے والا دل ہے ۔۔ حصہ سوم ص ۲۴۲

١٢١ "لعن معاویہ" کے عنوان پر مامون الرشید کے زمانے میں ایک کتاب لکھی گئی تھی المعتضد نے اس کتاب کو بر سر عام لانے کا حکم دیا کتاب میں رسولؐ اللہ کے احادیث ہیں جس میں آپؐ نے بنی اُمیہ کی مذمت اور ان پر لعنت کی ہے مثلاً کتاب میں شجرۂ ملعونہ، اور رسولؐ اللہ کا ارشاد کہ جب ابو سفیان ایک گدھے پر آ رہا تھا معاویہ اُس گدھے کو کھینچ رہا تھا اور ابو سفیان کا بیٹا یزید اُس گدھے کو ہانک رہا تھا فرمایا سوار پر، کھینچنے والے، پر اور ہانکنے والے، پر لعنت۔ آپؐ نے فرمایا" اس پہاڑی راستے سے میری اُمت میں سے ایک شخص نکلے گا جس کا حشر میرے دین کے خلاف ہوگا " یہ معاویہ نکلا۔ منجملہ اُن کے اور ایک حدیث رسولؐ اللہ کی کہ فرمایا" جب تم لوگ معاویہ کو میرے منبر پر دیکھنا تو اُسے قتل کر دینا"۔ جلد دہم حصہ دوم ۲۵۴ تا ۲۶۵

١٢٢ عمر ابن خطاب نے شرائط حدیبیہ کو ناپسند کیا۔ اور رسولؐ اللہ سے تکرار کیا۔ ۳۳۵

۱۲۳ مروان بن حکم روایت کرتا ہے رسولؐ اللہ نے صحابہ سے کہا اُٹھو قربانی کرو اور سر منڈاؤ مگر کوئی شخص نہ اُٹھا۔ آپؐ نے تین دفعہ حکم دیا مگر پھر بھی کوئی نہ اُٹھا۔ آپؐ نے جناب ام سلمہؓ سے شکائت کی جس پر جناب ام سلمہؓ نے فرمایا آپؐ خود اپنی قربانی کریں اور سر منڈو الیں۔ آپؐ نے اسی مشورہ پر عمل کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ بعض نے سر منڈایا اور بعض نے صرف بال کتوائے۔ اس پر رسولؐ اللہ نے سر منڈوانے والوں کے لئے دعاءِ رحمت کی۔ بال کاٹنے والوں کے لئے نہیں۔ جلد اول ص ۳۳۸

۱۲۴ آنحضرتؐ سے جب لوگوں نے شکوہ کیا کہ آپ صرف سر منڈوانے والوں کے لئے دعا فرمائی اور بال کتوانے والوں کے لئے نہیں تو آپؐ فرمایا کہ اس لئے کہ جو لوگ سر منڈوائے ہیں میری بات میں شک نہیں کیا۔ جلد اول ص ۳۳۸

۱۲۵ ابو بکر، نے عمر ابن خطاب کو اپنے دور خلافت میں قاضی بنادیا تھا۔ ان دو سالوں میں ایک آدمی بھی عمر ان خطاب کے پاس اپنا مقدمہ نہیں لے آیا۔ جلد دوم ص ۲۵۱

۱۲۶ مغیرہ بن شعبہ کا زنا کرنیکا قصہ۔ عمر ابن خطاب نے صرف اس لئے حد نہیں جاری کی کہ صرف تین لوگوں نے گواہی دی تھی۔ اور کہا کہ ''للہ نے تم کو (مغیرہ) کو بچالیا اگر گواہی مکمل ہوتی تو میں تمہیں سنگسار کر دیتا''۔ جلد سوم ص ۸۷۔۹۱

۱۲۷ جاریہ بن قدامہ صحابی رسولؐ حضرت علیؑ کے دور خلافت میں جب مدینہ پہنچے تو ابوہریرہ مدینہ سے فرار اختیار کیا۔ چنانچہ جاریہ بن قدامہ نے کہا'' واللہ! اگر میں بلی والے (یعنی ابوہریرہ) کو پالیتا تو میں ضرور قتل کرتا''۔ جلد سوم ص ۴۳۰

۱۲۸ جب عائشہ نے قتل عثمان کے قصاص کا مطالبہ کیا تو اُن کی ملاقات عبد ابن ام کلاب سے ہوئی اُس کے باپ کا نام ابوسلمہ تھا مگر اس کو اس کے ماں کے نام سے پکارتے تھے عائشہ ان کو دیکھ کر کہا چلو اچھا ہوا تم بھی آگئے عبد ابن سلمہ نے مدینہ کا حال بیان کیا اور کہا لوگوں نے عثمان کو قتل کر دیا اور آٹھ روز تک کوئی خلیفہ نہیں تھا، اہل مدینہ نے باہم جمع ہو کر مشورہ کیا اور آخر کار ایک بھلائی انھوں نے حاصل کر لی ان سب نے علیؑ ابن ابی طالب پر اتفاق کر لیا۔ عائشہ نے کہا کاش زمین و آسمان باہم مل جاتے اور تیرے ساتھی کی خلافت قائم نہ ہوتی مجھے واپس لے چلو مجھے واپس لے چلو میں واللہ عثمان کے خون کا بدلہ لوں گی۔ عبد بنام کلاب نے کہا اے ام المومنین آخر اس انحراف کی وجہ؟۔ آپ تو پہلے کہتی تھیں اس نعثل (عثمان) کو قتل کردو یہ کافر ہو چکا ہے۔ اس پر عائشہ نے کہا ہاں میں پہلے قتل کے لئے کہا کرتی تھی ۔ جلد سوم ص ۶۷

۱۲۹ عفیف الکندی کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں مکہ آیا اور عباس ابن عبدالمطلب کے ہاں مہمان ہوا۔ میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا ایک جوان شخص وہاں آیا، اُس نے آسمان کو دیکھا پھر کعبہ کی سمت بڑھ کر اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ فوراً ہی ایک لڑکا اُس کی داہنی سمت آکر کھڑا ہوا اس کے بعد ہی ایک عورت آکر دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اس جوان نے رکوع کیا اس کے ساتھ لڑکے اور عورت

نے بھی رکوع کیا۔ جوان نے سر اُٹھایا ان دونوں نے بھی سر اُٹھایا پھر وہ سجدے میں گیا وہ دونوں سجدے میں گئے۔ میں نے عباس سے کہا یہ تو کوئی اہم بات ہے۔ اُنہوں نے کہا بیشک جانتے ہو یہ کون ہے میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا یہ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہے۔ جانتے ہو اس کے ساتھ کون ہے؟ میں ے کہا نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا یہ علیؑ ابن ابی طالب بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہے اور اس عورت کو جانتے ہو جو دونوں کے پیچھے کھڑی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا یہ خدیجہؑ بنت خویلد میرے بھتیجے کی بیوی ہے اور اُس نے مجھ سے کہا کہ تمہارا رب وہ ہے جو آسمان کا رب ہے اور اس بات کو جو تم دیکھ رہے ہو ان کو اسی نے حکم دیا ہے اور خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تمام روئے زمین پر اس مسلک پر ان تینوں کے علاوہ اور بھی کوئی ہے اس کے راوی عفیف نے کہا کہ میرے دل میں اسلام راسخ ہوا اور میں نے دعا کی کہ کاش میں چوتھا ہوتا ان میں شامل ہوتا۔ حصہ اول ص ۸۲